قسط نمبر 2

فضائل نماز پنجگانہ وجمعہ

محمد منیر قمر سیالکوٹی
ترجمان سپریم کورٹ الخبر
سعودی عرب

حدیث نمبر۹

اور ذکر الٰہی کے دوران آدمی کو اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہو جاتی ہے جو کہ ایک بہت بلند مقام ہے اور نماز بھی چونکہ ذکر الٰہی کا ایک اہم طریقہ ہے لہٰذا دوران نماز بھی معیت الٰہی آدمی کے شامل حال ہوتی ہے کیونکہ صحیح بخاری میں تعلقا اور ابن ماجہ صحیح ابن حبان اور مسند احمد میں موصولا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث قدسی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ تعالی یقول انا مع عبدی فاذکرنی و تحکرت فی شفتاہ۔

(صحیح الجامع ۱ ، ۲ ، ۱۵۱)

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب بھی وہ مجھے یاد کرے اور جب بھی میرے ذکر سے اس کے ہونٹ ہلیں۔

حدیث نمبر۱۰

اور یہ نمازیں گناہوں کو مٹاتی ہیں کیونکہ معجم طبرانی، سنن بیہقی اور حلیہ الاولیاء ابو نعیم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ارشاد نبوی ہے:

ان العبد اذا قام یصلی بذنوبہ فکلھا فوضعت علی راسیہ و عاتقبہ کلھا رکع اؤ سجد تساقطت عنہ۔ (صحیح الجامع ۱ ، ۲ ، ۷۸)

ترجمہ :۔ جب کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو سکے تمام (صغیرہ) گناہ اس کے سر اور کندھوں پر رکھ دیئے جاتے ہیں۔ جب وہ رکوع یا سجدہ کرتا ہے وہ گناہ اس سے گر جاتے ہیں۔

حدیث نمبر۱۱

اور اسی مفہوم کی دوسری دلیل وہ حدیث بھی ہے جو کہ صحیح مسلم، ترمذی

اور مسند احمد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الصلوت الخمس والجمعة الى الجمعة و رمضان الى رمضان مكفرات ما بينهن اذا اجتنبت ما بينهن اذا اجتنبت الكبائر۔

(الفتح الربانی ۲ر۱۹۹، مشکوۃ ار۱۷۹، صحیح الجامع ۲ر۳ر۳۶۶)

ترجمہ :۔ پانچ نمازیں اور جمعہ سے لے کر جمعہ تک اور رمضان سے لے کر رمضان تک اپنے مابین کے گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو۔ (یعنی کبیرہ گناہ توبہ صادقہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے)

حدیث نمبر ۱۲

اور اسی بات کو ایک حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑی عمدہ مثال دے کر سمجھایا ہے۔ چنانچہ بخاری و مسلم متفق علیہ حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو کہ ترمذی و نسائی اور مسند احمد میں بھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ارائتم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل فيه كل يوم خمس مرات هل يبقى من درنه شيء۔

ترجمہ :۔ کیا خیال ہے کہ اگر کسی کے گھر کے دروازے پر نہر بہہ رہی ہو وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل رہ جائے گی؟

صحابہ کرامؓ نے جواب دیا:

لا يبقى من درنه شيء

ترجمہ :۔ اس پر میل نامی کوئی چیز نہیں رہے گی۔

تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فكذلك مثل الصلوت الخمس يمحو الله بهن الخطايا۔

یہی مثال ان پانچ نمازوں کی ہے ان سے اللہ تعالیٰ گناہوں کے میل کچیل کو محو کر دیتا ہے۔ (وانظر الفتح الربانی ۲ر۲۰۲، مشکوۃ ار۱۷۹، مختصر الترغیب ص ۲۷، وقال: اخرجہ ابن ماجہ من حدیث عثمان و مسلم ایضا من حدیث جابر بنحوہ)

حدیث نمبر۱۳

اور طبرانی و مسند احمد میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد نبویؐ ہے:

ان کل صلاۃ تحط ما بین یدیھا من خطیئۃ۔

ترجمہ :۔ بے شک ہر نماز اپنے سے پہلے کے کئے گئے (صغیرہ) گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ (صحیح الجامع ار۲ر۲۲۶، الفتح الربانی ۲ر۲۰۴)

حدیث نمبر۱۴

اور ان نمازوں کے گناہوں کا کفارہ ہونے کا ذکر صحیح بخاری و مسلم، مسند احمد اور دیگر کتب حدیث میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک ارشاد نبوی میں یوں بھی آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ما من مسلم یتطھر فیتم الطھارۃ التی کتب اللہ علیہ فیصلی ھذہ الصلوات الخمس الا کانت کفارہ لما بینھا۔

(الترغیب والترھیب للمنذری ار۲۰۰، والفتح الربانی ۲ر۲۰۲)

ترجمہ :۔ کوئی مسلمان جب اچھی طرح وضوء کر لے اور پھر یہ پنجگانہ نمازیں ادا کرے تو یہ ان کے مابین کئے گئے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

حدیث نمبر۱۵

اور صحیح بخاری و مسلم اور مسند احمد میں ہی انہی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد نبوی ہے:

لا یتوضا رجل فیحسن وضوءہ ثم یصلی الصلوۃ الا غفر اللہ لہ ما

بینها و بین الصلوۃ التی تلیها۔ (صحیح الجامع ۳؍۶؍۲۱۵، الفتح الربانی ۲؍۲۰۱)

ترجمہ :۔ جب کوئی شخص خوب اچھی طرح وضوء کرکے نماز پڑھے تو اللہ تعالی اس نماز اور اس سے ملنے والی دوسری نماز کے مابین والے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔

حدیث نمبر۱۶

اور نمازوں کے گناہوں کا کفارہ ہونے کے سلسلہ میں ہی ایک حدیث صحیح بخاری و مسلم اور سنن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جس میں وہ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں :

ان رجلا اصاب من امراۃ قبلۃ۔

ترجمہ :۔ ایک آدمی نے کسی غیر عورت کا بوسہ لے لیا۔

یہ تو صحیح بخاری کے الفاظ ہیں جبکہ صحیح مسلم اور سنن میں ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضرہوا اور (اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے) اس نے کہا : اے اللہ کے رسول ﷺ :

انی وجدت امراۃ فی بستان ففعلت بها کل شیء غیر انی لم اجامعها، قبلتها ولزمتها۔

ترجمہ :۔ مجھے باغ میں ایک عورت مل گئی میں اس سے سب کچھ کیا سوائے اس کے کہ جماع نہیں کیا بوس و کنار کیا۔ اب آپ ﷺ مجھے سزا دے لیں۔

تب نبی اکرم ﷺ پر سورہ ہود کی آیت ۱۱۴ نازل ہوئی جس میں ارشاد الٰہی ہے :

و اقم الصلوۃ طرفی النهار و زلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین۔

ترجمہ :۔ اور دن کے دونوں کناروں (یعنی صبح و شام) اور کچھ رات گزرنے پر نماز قائم کرو۔ یقین کرو کہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ یاد دہانی اللہ تعالی

کو یاد رکھنے والوں کے لئے۔

(اس آدمی نے سمجھا کہ نمازوں سے گناہوں کے کفارہ کی یہ رعایت شائد میرے لئے ہی ہو چنانچہ) اس نے پوچھا:

الی ھذا؟

ترجمہ:۔ کیا یہ صرف میرے لئے ہی ہے؟

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لمن عمل بھا من امتی۔ (بخاری مع الفتح ۲؍۸، ۸؍۳۵۵۔۳۵۷)

ترجمہ:۔ میری امت کے ہر اس شخص کے لئے جو اس پر عمل کرے گا۔

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ نمازوں سے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ البتہ کبیرہ گناہوں کے لے توبہ کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ جیسا کہ جمہور اہل علم کا کہنا ہے۔ (فتح الباری ۸؍۳۵۷)

حدیث نمبر ۱۷

اور ان فرضی نمازوں کی ادائیگی کرنے والوں کو غافلوں میں شمار نہیں کیا جاتا اگرچہ وہ راتوں کے نفلی قیام اور نفلی روزے وغیرہ بھی نہ رکھتے ہوں۔ کیونکہ مستدرک حاکم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد نبویؐ ہے:

من حافظ علی ھولاء الصلوت المکتوبات لم یکتب من الغفلین و من قراء فی لیلۃ مائۃ ایۃ کتب من القانتین۔ (بحوالہ الصلوۃ للکلیب ص۲۰۲، من المجوعہ۔ قال الحاکم۔ علی شرط الشیخین و وافقہ الذھبی والالبانی)

ترجمہ:۔ جو شخص فرض نمازوں کی پابندی و محافظت کرے وہ غافلین میں نہیں لکھا جاتا اور جو شخص رات کو (قرآن کریم کی) سو آیات پڑھ لے اس کا شمار قانتین میں ہو جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۸

جبکہ صحیح ابن خذیمہ و ابن حبان اور مسند بزار میں حضرت عمر بن مرہ

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم :

ارایت ان شهدت ان لا اله الا الله وانک رسول الله و صلیت الصلوت الخمس وادیت الزکوۃ و صمت رمضان و قمته ممن انا۔

ترجمہ ۔ اگر میں اس بات کی شہادت دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور پانچوں نمازیں پڑھوں اور زکوۃ ادا کروں اور رمضان المبارک کے دنوں کو روزہ رکھوں اور راتوں کو قیام کروں تو میں کن لوگوں میں سے ہوں گا۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا :

من الصدقین و الشهداء۔ (مختصر الترغیب ۲۶)

ترجمہ :۔ تمہارا شمار صدیقین اور شہداء میں سے ہو گا۔

حدیث نمبر۱۹

اور ایک حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اعمال کو دخول جنت کا ذریعہ بنایا ہے ۔ انہی میں سے ہی ایک یہ نماز بھی ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں میزبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

اخبرنی بعمل یدخلنی الجنة۔

ترجمہ :۔ مجھے ایسا عمل بتائیں کہ جس سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تعبدالله لا تشرک به شیئا و تقیم الصلوۃ و تودی الزکوۃ و تصل الرحم۔ (بحوالہ مختصر الترغیب لابن حجر ص ۲۷)

ترجمہ :۔ صرف اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک مت بناؤ اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔

حدیث نمبر ۲۰

اور فضائل نماز کے سلسلہ میں ہی ایک حدیث ابو داؤد، مسند احمدؒ، الکامل لابن عدی اور تاریخ دمشق لابن عساکر میں حضرت ابوامامہ ﷺ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صلوۃ فی اثر صلوۃ لالغو بینہما کتاب فی علیین۔

ترجمہ :۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس حال میں ادا کرنا کہ ان دونوں نمازوں کے مابین کوئی لغو فعل سرزد نہ ہوا ہو۔ یہ علیین میں نامہ اعمال لکھے جانے کا سبب ہے۔ (صحیح الجامع ۲/۳/۲۵۸)

علیین و سجین

اس حدیث کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ تیسویں پارے کی سورہ مطففین (تطفیف) میں مذکورہ علیین و سجین نامی دونوں مقامات کے بارے میں علم ہو کہ وہ کیا ہیں؟ اور یہ معلومات خود اسی سورت میں مذکور ہیں۔ چنانچہ اس کی آیت ۷، ۸ اور ۹ میں ارشاد الٰہی ہے:

کلا ان کتب الفجار لفی سجین ○ وما ادرک ما سجین ○ کتاب مرقوم ○

ترجمہ :۔ ہرگز نہیں یقیناً بدکاروں کا نامہ اعمال سجین (قید خانے) کے دفتر میں ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ قید خانے یا سجین (کا دفتر) کیا ہے؟ ایک کتاب ہے لکھی ہوئی۔

معلوم ہوا کہ سجین وہ مقام ہے جہاں بدکاروں کے اعمال ناموں کا دفتر ہے جبکہ علیین اس کے برعکس وہ مقام ہے جہاں ابرار کے اعمال ناموں کا دفتر ہے۔ چنانچہ اسی سورہ کی آیت ۱۸ تا ۲۱ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

کلا ان کتب الابرار لفی علیین ○ ما ادرک ما علیون ○ کتب

مرقوم○ یشھدہ المقربون○

ترجمہ :۔ یقیناً نیکوکاروں کا نامہ اعمال علیین میں ہے۔ تمہیں کیا معلوم کہ علیین کیا ہے؟ وہ تو ایک کتاب ہے لکھی ہوئی۔ اس کے پاس مقرب (فرشتے) حاضر ہوتے ہیں۔

اور اس سے اگلی آیات میں ابرار یا نیکوکاروں کو ملنے والی جنت کی نعمتوں میں سے بعض کا ذکر آیا ہے۔ اس طرح نماز کے فضائل کا اندازہ با آسانی ہو جاتا ہے۔

حدیث نمبر۲۱

جبکہ بعض احادیث میں نماز کو نور برھان اور قیامت کے دن ذریعہ نجات قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم، ترمذی اور مسند احمد میں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

الطھور شطر الایمان ' والحمد لله تملاء المیزان' و سبحان الله والحمد لله تملان و تملاء مابین السماء والارض والصلوة نور' والصدقة برھان والصبر ضیاء والقرآن حجة لک اؤ علیک۔ (صحیح الجامع ۲/۴/۲۰-۲۱)

ترجمہ :۔ طہارت و نظافت نصف ایمان (یا ایمان کا ایک حصہ) ہے اور الحمد للہ کی تسبیح کرنا ترازو کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ کی تسبیح کرنے سے زمین و آسمان اس کی نیکیوں سے بھر جاتے ہیں نماز (نمازی کے لئے) ذریعہ نور ہے اور صدقہ و خیرات' دلیل و برھان نجات ہے اور صبر روشنی ہے۔ (جس سے مصائب و مشکلات کے اندھیرے چھٹ جاتے ہیں) اور قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے۔

یعنی اگر اس کی تلاوت کرو گے اور اس کے احکام پر عمل کرو گے تو وہ تمہارے حق میں حجت بن جائے گا اور اگر اس کو پس پشت ڈال دو گے تو

تمہارے خلاف حجت بن جائے گا۔

اس حدیث میں نماز کو نور قرار دیا گیا ہے۔ اور اس بات کی تائید ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے جو کہ :

حدیث نمبر ۲۲

سنن دارمی، مسند احمد، طبرانی کبیر، طبرانی اوسط، شعب الایمان، بیہقی اور صحیح ابن حبان میں ہے جس میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر شروع کیا اور اس کے بارے میں فرمایا :

فمن حافظ علیھا کانت لہ نورا و برھانا و نجاۃ یوم القیامۃ (مشکوۃ ار۱۸۳، ابن حبان ۲۵۴، الموارد وقال المنذری اسنادہ جید کمافی تحقیق المشکوۃ ار۱۸۳، و وثق رجالہ الھیثمی کما فی کتاب الصلوۃ لعبد علک الکلیب ص ۲۰۵ من المجوعہ و تحقیق الصلوۃ لابن قیم ص ۶۴، والصلوۃ لابن قیم ایضا، وانظر تحقیق صلوۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۶۱)

ترجمہ :۔ جس نے اس کی نگہداشت و محافظت کی تو یہ نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور راہ صراط، برھان و دلیل خیر اور ذریعہ نجات بن جائے گی۔

حدیث نمبر ۲۳

حبت الی من دنیاکم النساء و الطیب و جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ۔ (الفتح الربانی ۲ر ۲۰۶، و صحیح الجامع ۲ر ۳ر ۸۷)

ترجمہ :۔ تمہاری دنیا میں سے میرے نزدیک محبوب ترین دو چیزیں ہیں۔ عورتیں (یعنی بیویاں) اور خوشبو۔ اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

حدیث نمبر ۲۴

اور نماز ہی وہ عمل ہے جس کی تاکید نبی اکرم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ کے آخری لمحات میں بھی کی تھی۔ جب کہ الادب المفرد، امام بخاری، ابوداؤد، ابن ماجہ، مسند بزار، مسند احمد میں حضرت علیؓ سے مروی ہے:

کان آخر کلام النبی ﷺ الصلوۃ الصلوۃ اتقوا اللہ فیما ملکت ایمانکم۔ (الادب المفرد ۱۵۸، طبع اوقات الامارات، الفتح الربانی ۲٫۲۰۸، صحیح الجامع ۲٫۳٫۱۹۶)

(یہی حدیث ابن ماجہ و مسند احمد میں حضرت ام سلمہؓ سے بھی مروی ہے اور صحیح ابن حبان، ابن ماجہ اور مستدرک حاکم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ صحیح ابن ماجہ ۱٫۲۷، الفتح الربانی ترتیب مسند احمد الشیبانی ۲٫۲۰۷۔۲۰۸، صحیح ابن حبان ۱۲۲۰، الموارد ارواء الغلیل للالبانی ۷٫۷٫۲۳)

ترجمہ:۔ نماز کا خیال رکھو، نماز کا خیال رکھو اور غلاموں، کنیزوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ (یعنی ان پر زیادتی نہ کرو)

حدیث نمبر۲۵

اور نماز کے بارے میں یہ تاکید کیوں نہ ہوتی جبکہ ایک حدیث دین اسلام کا ستون قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ترمذی، مسند احمد، مسند طیالسی، مستدرک حاکم اور مصنف عبدالرزاق میں ہے:

راس الامر الاسلام و عمودہ الصلوۃ۔ (مستدرک حاکم ۳٫۵۷)

ترجمہ:۔ دین کی چوٹی اسلام ہے اور دین کا ستون نماز ہے۔

حدیث نمبر۲۶

اور نماز ہی کے ذریعے قرب الٰہی بھی نصیب ہوتا ہے حتی کہ صحیح بخاری، سنن کبری بیہقی اور حلیۃ الاولیاء ابو نعیم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث قدسی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ان الله تعالی قال: من عادی لی ولیا فقد آذنته بالحرب' وما تقرب الی عبدی بشیء احب الی مما افترضته علیه وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبه فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به و بصره الذی یبصر به ویده الذی یبطش بها و رجله الذی یمشی بها و ان سالنی لاعطینه و ان استعاذلی لاعیذنه و ما ترددت عن شئی انا فاعله ترددی عن قبض نفس المومن یکره الموت وانا اکره مساء ته۔

(بحوالہ تحقیق صلوۃ الرسول ص ۲۷۲' بحوالہ صحیح الجامع ار۲ر۱۱۷۔۱۱۸)

ترجمہ :۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: جس نے میرے کسی نیک بندے (ولی) کے ساتھ عداوت رکھی میں اس کے ساتھ اعلان جنگ کرتا ہوں۔ میرا بندہ میرا قرب حاصل کرنے کے لئے جو اعمال بجا لاتا ہے اس میں میرے نزدیک اس سے محبوب کوئی عمل نہیں جو کہ میں نے اس پر فرض کر دیا ہوا ہے۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرنے کی تگ و دو میں لگا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں' جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کسی چیز کا سوال کرے تو میں اسے وہ چیز ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔ میں کبھی کسی کام میں جسے کرنا چاہوں اتنا متردد نہیں ہوا جتنا کہ اپنے مومن بندے کی جان قبض کرنے پر ہوتا ہوں۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور مجھ سے اس کی یہ ناپسندیدگی اور تکلیف دیکھی نہیں جاتی۔

اندازہ فرمائیں کہ بندہ مومن جو فرض و نفلی نمازیں ادا کرتا ہے اس کی سماعت و بصارت اور پکڑ و رفتار سب چیزیں اللہ تعالی کی خاص نگرانی میں آ جاتی ہیں اور اسی کی برکات کے باعث مومن کے اعضاء جسمانی میں گویا قوت الہی کام

باقی ص ۱۰ پر